وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ ط (بقرہ : ۱۹۶)

اور حج اور عمرہ اللہ کے لیے پورا کرو،

حج و عمرہ

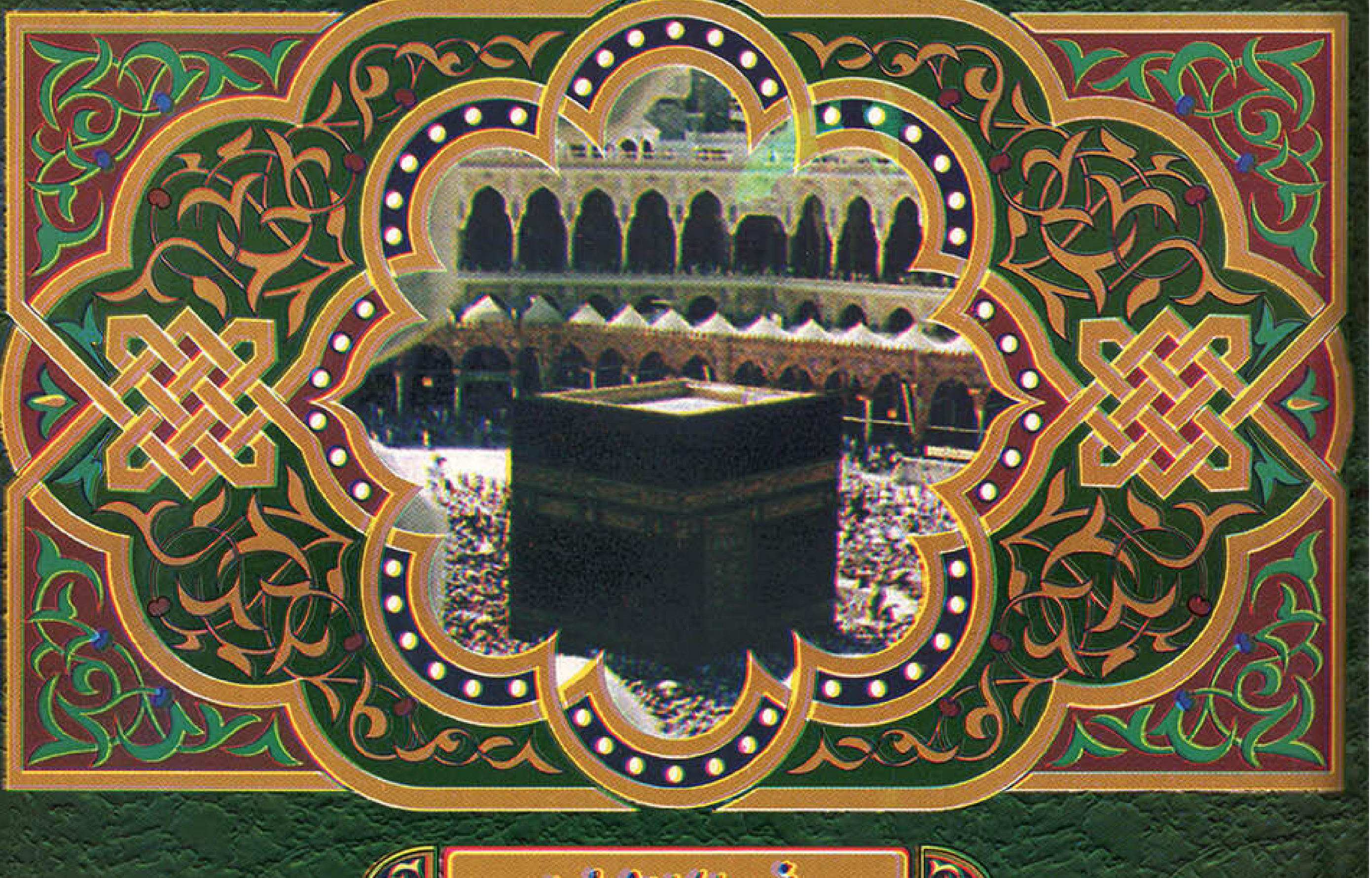

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

ایم۔اے؛ پی۔ایچ۔ڈی

ادارۂ مسعودیہ

۶/۲ ، ۵۔ای ، ناظم آباد ، کراچی (سندھ)

اسلامی جمہوریہ پاکستان - ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۰ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی و نسلّم علی رسولہ الکریم

باسمہ تعالیٰ

افتتاحیہ

حج اور عمرے کے لئے سفر کریں تو اس کے خیال میں گم ہو کر سفر کریں، اسی کو پکاریں[1]، اسی سے التجا کریں، کسی کو پکارنا اس کو اچھا نہیں لگتا[2]...... اس کے محبوبوں نے اس کو پکارا ہے[3]--- ہر انسان نے پریشان ہو کر اس کو پکارا ہے[4]--- اس کی طرف متوجہ رہیں---- حضرت شیخ عبد القادر جیلانی علیہ الرحمہ نے فرمایا :-

وَيْلَكُمْ تَدَّعُونَ مَحَبَّةَ اللهِ وَ تُقْبِلُونَ بِقُلُوبِكُمْ اِلٰى غَيْرِهٖ۵

(ترجمہ) : تم پر افسوس! اللہ کی محبت کا دعویٰ کرتے ہو اور اپنی دلوں کو

۱- قرآن حکیم، سورۂ یوسف، ۱۰۵- سورۂ رعد، ۳۶- سورۂ جن، ۲۰

۲- قرآن حکیم، سورۂ یونس، ۱۰۶- سورۂ شعراء، ۲۱۳- سورۂ قصص، ۸۸- سورۂ جن، ۱۸

۳- قرآن حکیم، سورۂ آل عمران، ۳۸- سورۂ زمر، ۸- سورۂ فصلت، ۳۳- سورۂ دخان، ۲۲

۴- قرآن حکیم، سورۂ نمل، ۶۲- سورۂ بقرہ، ۱۸۶- سورۂ یونس، ۱۲

۵- عبد القادر جیلانی، شیخ : جلاء الخواطر (۱۹۴۶ء)، مطبوعہ لاہور، ص ۸

دوسروں کی طرف پھیرتے ہو-"[1]

دوسری جگہ فرمایا :-

يَا غُلَامُ خُذ بِيَدِكَ سَيفَ التَّوحِيدِ

ترجمہ :اے بیٹے! ہاتھ میں توحید کی تلوار پکڑ

ایک جگہ فرمایا :-

اس پر نظر رکھو جو تم پر نظر رکھتا ہے- اس سے محبت کرو جو تم سے محبت کرتا ہے-"[2]

اللہ کے محبوبوں، اللہ کے پیاروں نے اللہ کو پکارنے، اللہ کی ہی طرف متوجہ رہنے، اللہ سے مدد طلب کرنے اور اللہ ہی پر بھروسہ رکھنے اور اس کی رضا پر راضی رہنے کی بار بار ہدایت فرمائی :-

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں :-

يَاعِبَادَاللهِ! كُونُوا عُقَلَاءَ وَاجهَدُوا اَنْ تَعرِفُوا مَعبُودَكُمْ قَبلَ مَمَاتِكُمْ، إِسئَلُوا حَوائِجَكُمْ فِيْ نِهَارِكُمْ وَ لَيلِكُمْ- اَلسُّؤَالُ عِبَادَة" اِنْ اَعْطٰى وَاِنْ لَمْ يُعْطِ[3]-

(ترجمہ) : اے اللہ کے بندو! عقلمند ہو اور مرنے سے پہلے اپنے معبود کو پہچاننے کی کوشش کرو- دن اور رات اپنی حاجتوں کو اسی سے مانگو- سوال عبادت ہے وہ عطا فرمائے یا عطا نہ فرمائے-"

وصال کے وقت اپنے صاحب زادے سید عبدالوہاب علیہ الرحمہ سے فرمایا :-

اپنی کل حاجتوں کو اللہ عزوجل کی طرف سونپو اور حاجتیں اسی

۱- عبدالقادر جیلانی، شیخ : جلاء الخواطر (۵۴۶ء)، مطبوعہ لاہور، ص ۱۱۰

۲- عبدالقادر جیلانی، شیخ : شیخ فتوح الغیب مقالہ نمبر ۲۲

۳- عبدالقادر جیلانی، شیخ : جلاء الخواطر، لاہور، : ۱۰۷

سے طلب کرو-اس کے سوا کسی پر بھروسہ نہ کرو اور تمہارا اعتماد
اس پر ہو- توحید کو لازم پکڑو، توحید کو لازم پکڑو، توحید کو لازم
پکڑو- تمام عبادتوں کا مجموعہ توحید ہے[1]-

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمہ کس درد و سوز سے اللہ کے حضور دعا فرما رہے ہیں :-

اَللّٰھُمَّ یَا خَالِقَ الْخَلْقِ یَا مُسَبِّبَ الأَسْبَابِ
خَلِّصْنَا مِنْ قَیْدِ الشِّرْکِ بِخَلْقِکَ وَ
اَسْبَابِکَ[2]-

اے اللہ! اے مخلوق کو پیدا کرنے والے، اے اسباب کے
مہیا کرنے والے! ہمیں اس سے محفوظ رکھ کہ ہم تیری
مخلوق کو اور تیرے اسباب کو تیرے ساتھ شریک کریں-"

مگر یہ دنیا ہے، یہاں وسیلے کے بغیر چارہ نہیں، انسان خود کچھ نہیں کر سکتا، حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ وسیلہ بھی اسی سے طلب کرو، آپ فرماتے ہیں :-

عِبَادَاللهِ! اَنْتُمْ فِیْ دَارِالْحِکْمَةِ لَابُدَّ مِنَ
الْوَاسِطَةِ- اُطْلُبُوا مِنْ مَعْبُودِ کُمْ طَبِیْباً
یُّطِبُّ اَمْرَاضَ قُلُوبِکُمْ[3]

(ترجمہ) : اللہ کے بندو! تم تدبیر کی دنیا میں ہو، واسطے کے بغیر چارہ نہیں تو اپنے
معبود سے ایسا حکیم مانگو جو تمہارے دل کے دردوں کی دوا کرے-"

۱- عبدالقادر جیلانی، شیخ : الفتح الربانی، ص ۸۷۷

۲- عبدالقادر جیلانی، شیخ : جلاء الخواطر، لاہور، ص ۱۵۶

۳- عبدالقادر جیلانی، شیخ : جلاء الخواطر، لاہور، ص ۱۰۷

اسی لئے اللہ تعالیٰ نے توحید کی دعوت باوجود اپنے محبوبوں اور اپنے پیاروں سے محبت کرنے اور ان نقشِ قدم پر چلنے کی تعلیم دی[1] ---- اللہ کو کس نے دیکھا؟ ... اللہ والوں کو ضرور دیکھا ہے، انہیں کو دیکھ دیکھ کر اللہ یاد آتا ہے، اللہ تعالیٰ نے حبیب کریم ﷺ کی محبت کو اپنی محبت[2]، ان کی یاد کو اپنی یاد، ان کی اطاعت کو اپنی اطاعت[3]، ان کی راہ کو اپنی راہ فرمایا ہے[4]- اور ان کے ساتھ ساتھ رہنے کی تلقین فرمائی[5]- اللہ کی پرستش کرنا، اللہ کو یاد کرنا، اللہ سے مانگنا، اللہ پر بھروسہ رکھنا، اللہ کی رضا پر راضی رہنا..... یہ سب کچھ تو انہیں سے سیکھا ہے، پھر ان سے پیٹھ کیسے پھیرلیں، جس نے ان سے پیٹھ پھیری وہ بھٹک جائے گا، قرآن حکیم کا یہی ارشاد ہے انھیں کی راہ سیدھی راہ ہے[6]- اللہ ہی نے ان کا دامن ہمارے ہاتھ میں دیا ہے---

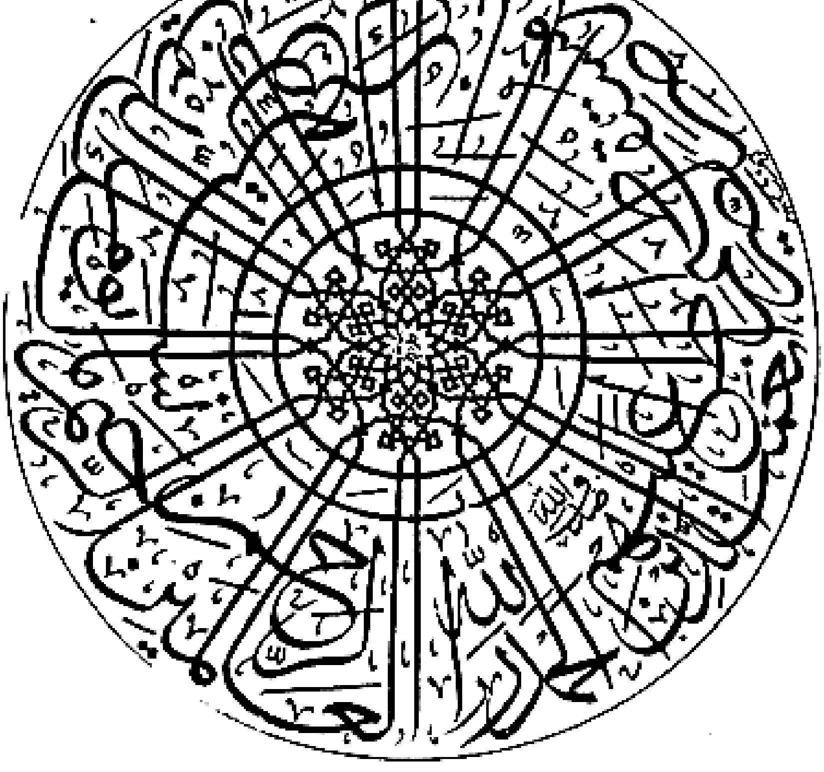

۱- قرآن حکیم، سورۃ فاتحہ، ۶   ۲- قرآن حکیم، سورۃ توبہ، ۲۴

۳- قرآن حکیم، سورۃ نساء، ۸۰   ۴- قرآن حکیم، سورۂ انعام، ۱۵۳

۵- قرآن حکیم، سورۂ توبہ، ۱۱۹   ۶- قرآن حکیم، سورۃ فاتحہ، ۵-۶

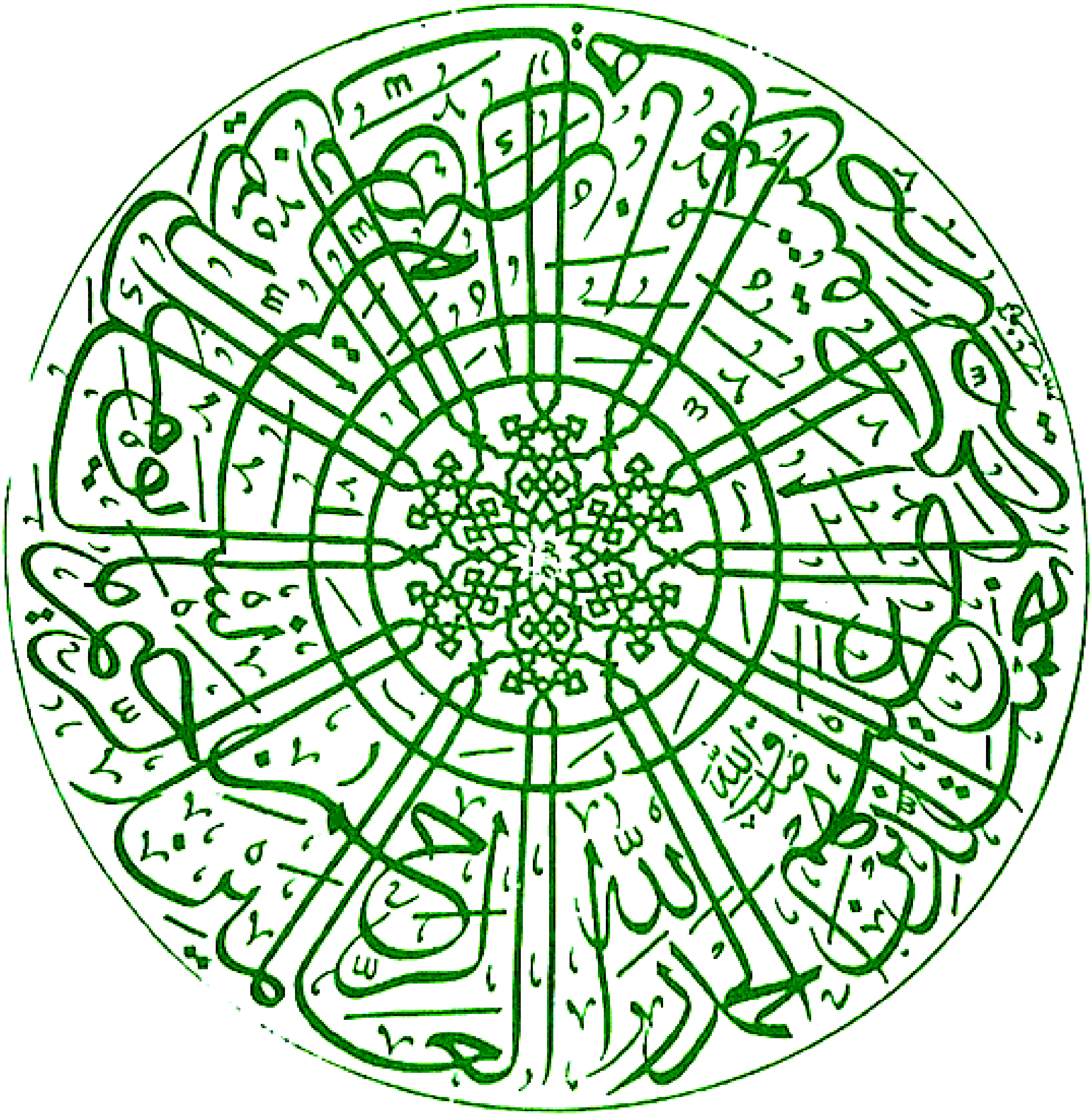

ﷺ اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ الجَنَّةَ وَنَعِیْمَهَا وَ قَرِّبْنِیْ اِلَیْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ فِعْلٍ اَوْ عَمَلٍ

اے اللہ مجھے اپنے عرش کے سائے میں جگہ دے جس دن تیرے عرش کے سایہ کے نیچے کوئی سایہ نہ ہوگا اور تیری ذاتِ کریم کے سوا کوئی باقی نہ رہے گا اور مجھے اپنے نبی محمد مصطفیٰ ﷺ کے حوض سے سیراب فرما ایسا شربت جو رچتا پچتا کہ اس کے بعد میں کبھی پیاسا نہ ہوں۔ اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس بھلائی کا جس کا سوال تیرے نبی محمد ﷺ نے کیا اور پناہ مانگتا ہوں تجھ سے ہر اس برائی سے جس نے تیرے نبی محمد ﷺ نے تجھ سے پناہ مانگی۔ اے اللہ! میں تجھ سے جنت کی نعمتوں کا سوال کرتا ہوں اور قریب کر مجھے جنت کی طرف قول، فعل و عمل سے۔

چھٹے چکر کی دعا:-

اَللّٰهُمَّ اِنَّ لَکَ عَلَیَّ حُقُوْقًا کَثِیْرَةً فِیْمَا بَیْنِیْ وَ بَیْنَ خَلْقِکَ اَللّٰهُمَّ مَا کَانَ لَکَ مِنْهَا فَاغْفِرْلِیْ وَمَا کَانَ لِخَلْقِکَ فَتَحَمَّلْهُ عَنِّیْ وَاَغْنِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَ بِطَاعَتِکَ عَنْ مَعْصِیَتِکَ وَ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ یَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّ بَیْتَکَ عَظِیْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ۔

اے اللہ! بے شک مجھ پر تیرے بہت سے حقوق ہیں اور

میرے اور تیری مخلوق کے درمیان بہت سے حقوق ہیں۔
اے اللہ! ان میں سے جو حقوق کہ تیرے ہیں ان کو معاف فرما اور جو تیری مخلوق کے حقوق ہیں ان کو مجھ سے اٹھادے اور مجھے اپنے حلال کے ذریعہ حرام سے بے پرواہ کردے اور اپنی طاعت کے ذریعہ معصیت سے اور اپنے فضل کے ذریعہ اپنے ماسوا سے، اے وسیع مغفرت والے۔ اے اللہ! بے شک تیرا گھر عظیم ہے اور تیری ذات کریم ہے اور تو اے اللہ حلیم کریم اور بزرگ ہے، معافی کو پسند فرماتا ہے، پس مجھے معاف فرما۔

ساتویں چکر کی دعا:۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ اِیْمَانًا کَامِلاً وَّ یَقِیْنًا صَادِقاً وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّ قَلْبًا خَاشِعًا وَّ لِسَانًا ذَاکِرًا وَّ حَلَالاً طَیِّبًا وَّ تَوْبَةً نَّصُوْحًا وَّ تَوْبَةً قَبْلَ الْمَوْتِ وَرَاحَةً عِنْدَالْمَوْتِ وَ مَغْفِرَةً وَّ رَحْمَةً بَعْدَ الْمَوْتِ وَعَفْواً عِنْدَالْحِسَابِ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ بِرَحْمَتِکَ یَا عَزِیْزُ یَا غَفَّارُ رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصَّالِحِیْنَ۔

اے اللہ! میں تجھ سے مانگتا ہوں، ایمان کامل، یقین صادق اور رزق کشادہ اور ڈرنے والا دل اور ذکر کرنے والی زبان اور حلال طیب اور خالص توبہ اور موت سے پہلے توبہ اور موت کے وقت راحت اور مغفرت و رحمت بعد موت اور معافی

وقت حساب اور کامیابی جنت کے ساتھ - اے غالب اور اے
بخشنے والے! اے میرے رب میرا علم زیادہ کر اور مجھے نیکوں
میں شامل فرما-

طواف کرتے وقت ملتزم، رکنِ عراقی، میزابِ رحمت، رکن شامی اور رکن یمانی پر یہ دعائیں کریں----

ملتزم کی دعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الشَّکِ وَالشِّرْکِ
وَالشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ الاَخْلَاقِ وَ سُوْءِ
الْمُنْقَلِبِ فِی الْمَالِ وَالاَهْلِ وَالْوَلَدِ-

اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں شک اور شرک اور
اختلاف و نفاق سے اور مال و اہل و اولاد میں واپس ہو کر
بری بات دیکھنے سے-

میزابِ رحمت کی دعا

اَللّٰهُمَّ اَظِلَّنِیْ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِکَ یَوْمَ لاَ
ظِلَّ اِلاَّ ظِلُّکَ وَلاَ بَاقِیْ اِلاَّ وَجْهُکَ
وَاسْقِنِیْ مِنْ حَوْضِ نَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی
اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شَرْبَةً هَنِیْئَةً لَّا
اَظْمَاءُ بَعْدَ هَا اَبَداً ط

الٰہی تو مجھ کو اپنے عرش کے سائے میں رکھ جس دن
تیرے سائے کے سوا کوئی سایہ نہیں اور تیری ذات کے

سوا کوئی باقی نہیں اور اپنے نبی محمد ﷺ کے حوض سے مجھے خوشگوار پانی پلا کہ اس کے بعد کبھی پیاس نہ لگے۔

رکنِ شامی کی دعا

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّ سَعْیًا مَّشْکُوْرًا وَّ ذَنْبًا مَّغْفُوْرًا وَّ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ یَا عَالِمُ مَافِی الصُّدُوْرِ اَخْرِجْنِیْ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ

اے اللہ! تو حج کو مبرور کر اور سعی مشکور کر اور گناہ کو بخشدے اور اس کو وہ تجارت کر دے جو ہلاک نہ ہو۔ اے سینوں کی باتیں جاننے والے۔ مجھ کو تاریکیوں سے نور کی طرف نکال۔

رکنِ یمانی کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ فِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ

الٰہی تحقیق میں مانگتا ہوں تجھ سے معافی اور عافیت دین اور دنیا اور آخرت میں۔

طواف کے بعد مقام ابراہیم میں آکر یہ دعا پڑھیں :

○ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِیْمَ مُصَلًّی

پھر دو رکعت واجب پڑھیں، پہلی رکعت میں سورۂ کافرون اور دوسری میں سورۂ اخلاص۔ اس کے بعد یہ دعا مانگیں حدیث شریف میں جس کی بڑی فضیلت آئی ہے......

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ تعلَمُ سِرِّی وَ عَلاَ نِیَّتِیْ فَا
قْبَلْ مَعْذِرَتِی وَ تَعلَمُ حَاجَتِی فَاعْطِنِی
سُئوالِی وَتَعْلَمُ مَافِیْ نَفْسِیْ فَاغْفِرلِیْ
ذُنُوبِی اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسئَالُکَ اِیمَاناً یُّبَاشِرُ
قَلْبِیْ وَ یَقِیْنًا صَادِقًا حَتّٰی أَعْلَمَ اَنَّہٗ لاَ
یُصِیْبُنِیْ اِلاَّ مَا کَتَبْتَ لِی وَ اَرضِیَ مِنَ
الْمَعِیْشَۃِ بِمَا قَسَمْتَ لِیْ یَا اَرْحَمَ
الرَّاحِمِیْنَ

الٰہی تو میرا ظاہر وباطن سب جانتا ہے تو میرا عذر قبول فرما اور میری حاجت تجھے معلوم ہے تو میری مراد دے اور جو میرے دل میں ہے تو جانتا ہے، تو میرے گناہ بخشدے-الٰہی میں تجھ سے مانگتا ہوں وہ ایمان جو میرے دل سے پیوست ہو جائے اور سچا یقین کہ میں جانوں کہ مجھے وہی ملے گا جو تو نے میرے لئے لکھ دیا ہے اور اس معاش پر راضی ہونا جو تو نے مجھے نصیب کی ہے، اے رب مہربانوں سے بڑھ کر مہربان-

صفاومروہ پر صفا سے سعی شروع کرتے وقت، سعی کے دوران اور دونوں سبز نشانیوں سے گزرتے وقت یہ یہ دعا پڑھیں :

صفا کی دعا

اَبْدءُ بِمَا بَدَأَللّٰہُ بِہٖ: اِنَّ الصَّفَا وَ الْمَرْوَۃَ مِنْ
شَعَائِرِ اللّٰہِ فَمَنْ حَجَّ الْبَیْتَ اَواعْتَمَرَ فَلاَ
جُنَاحَ عَلَیْہِ اَنْ یَّطَوَّفَ بِھِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ
خَیراً فَاِنَّ اللّٰہَ شَاکِرٌ عَلِیْمٌ

میں اس سے شروع کرتا ہوں جس کو اللہ نے پہلے ذکر کیا بے
شک صفا و مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ جس نے حج یا
عمرہ کیا اس پر ان کے طواف میں گناہ نہیں اور جو شخص نیک
کام کرے تو بے شک اللہ بدلہ دینے والا، جاننے والا ہے۔

سعی کی دعا

رَبِّ اغْفِرْلِی وَارْحَمْ وَ تَجَاوَزْ عَماَّ تَعْلَمُ وَ
تَعْلَمُ مَالاَ تَعْلَمُ اِنَّکَ اَنْتَ الاَعَزُّ الاَکْرَمُ
اَللّٰھُمَّ اَجْعَلْهُ مَبْرُوْراً وَ سَعْیاً مَشْکُوراً وَ
ذَنْباً مَغْفُوراً اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ
وَلِلْمُوْمِنِیْنَ وَ الْمُوْمِنَاتِ یَا مُجِیْبَ
الدَّعْوَاتِ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ
السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ وَ تُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ اَنْتَ
التَّوَّابُ الرَّحِیْم۔ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً
وَّ فِی الاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّار۔

اے پروردگار بخش اور رحم کر اور درگزر کر اس سے جسے تو
جانتا ہے اور تو اسے جانتا ہے جسے ہم نہیں جانتے۔ بے
شک تو عزت و کرم والا ہے۔ اے اللہ! تو حج مبرور کر اور
سعی کو مشکور کر اور گناہ بخش۔ اے اللہ! مجھ کو میرے
والدین اور جمیع مومنین و مومنات کو بخش دے۔ اے
دعاؤں کے قبول کرنے والے۔ اے رب ہم سے تو قبول
کر۔ بے شک تو توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔ اے

رب تو ہم کو دنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں بھلائی دے اور ہم کو عذابِ جہنم سے بچا۔

دونوں نشانیوں سے گزر کر پڑھنے کی دعا

لَاۤاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَ یُحْیِ وَ یُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْرٌ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی بادشاہت ہے، اسی کے لئے حمد ہے۔ وہ زندگی اور موت دیتا ہے اور وہ ایسا حیّ ہے کہ اس کو کبھی موت نہیں۔ اسی کے قبضے میں ساری بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

جب منیٰ نظر آئے تو یہ دعا پڑھیں :۔

اَللّٰھُمَّ ھٰذِہٖ مِنٰی فَامْنُنْ عَلَیَّ بِمَا مَنَنْتَ بِہٖ عَلٰی اَوْلِیَائِکَ

جب منیٰ سے میدانِ عرفات میں پہنچیں تو ذکر واذکار، لبیک اور درود و دعا کے علاوہ یہ پڑھتے رہیں :

لَاۤاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَ یُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْرٌ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں-وہ اکیلا ہے-اس کا کوئی شریک
نہیں-اسی کی بادشاہت ہے اسی کے لئے حمد ہے-وہ زندگی اور
موت دیتا ہے اور وہ ایسا حیّ ہے کہ اس کو کبھی موت نہیں-
اس کے قبضے میں ساری بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے-

منیٰ سے مزدلفہ آتے ہوئے جب وادیٔ محسّر سے گزریں تو یہ دعا پڑھیں :

اَللّٰھُمَّ لاَ تَقْتُلْنَا وَلاَ تُھْلِکْنَا بِعَذَابِکَ وَ
عَافِنَا قَبْلَ ذَالِکَ

(ترجمہ) : اے اللہ! ہمیں نہ قتل کر اور نہ ہلاک کر، اپنے
عذاب سے پہلے ہمیں عافیت عطا فرما-

اور مزدلفہ میں یہ دعا پڑھیں :

مزدلفہ کی دعا

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ خَیْرُ مَطْلُوْبٍ وَّ خَیْرُ مَرْغُوْبٍ
اَللّٰھُمَّ اِنَّ لِکُلِّ وَفْدٍ جَائِزَۃً وَّ قِرًی فَاجْعَلْ
قِرَائِیْ فِیْ ھٰذَا الْمَکَانِ قُبُوْلَ تَوْبَتِیْ
وَالتَّجَاوُزَ وَاَنْ تَجْمَعَ عَلَی الْھُدٰی اَمْرِیْ
اَللّٰھُمَّ حَجَّتْ لَکَ الْاَصْوَاتُ بِالْحَاجَاتِ
وَاَنْتَ تَسْمَعُھَا وَلاَ یُشْغِلُکَ شَانٌ عَنْ
شَانٍ وَّ حَاجَتِیْ اَنْ لاَّ تُضِیْعَ تَعْبِیْ وَ نَصَبِیْ
وَاَنْ لاَ تَجْعَلَنِیْ مِنَ الْمَحْرُوْمِیْنَ اَللّٰھُمَّ لاَ
تَجْعَلْہُ اٰخِرَ الْعَھْدِ مِنْ ھٰذَا الْمَوْقِفِ
الشَّرِیْفِ وَارْزُقْنِیْ ذَالِکَ اَبَدًا مَّا اَبْقَیْتَنِیْ

فَاِنِّی لَا اُرِیْدُ اِلاَّ رِضَاکَ وَاحْشُرْنِی فِی زُمْرَةِ الْمُخْبِتِیْنَ وَالْمُتَّبِعِیْنَ لِاَمْرِکَ وَالْعَامِلِیْنَ بِفَرَائِضِکَ وَالَّتِی جَاءَ بِھَا کِتَابُکَ وَحَثَّ عَلَیْھَا رَسُوْلُکَ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ

الٰہی! میرا سب سے بہتر مطلوب ومرغوب تو ہی ہے- الٰہی ہر آنے والے کے لئے انعام اور مہمان نوازی ہے تو آج کے دن اس جگہ میری مہمانی یہ فرما کہ میری توبہ قبول فرما اور میری خطاؤں سے درگزر فرما اور میرے کام کو ہدایت پر جمع فرما- الٰہی! آج آوازیں اپنی حاجتوں کے مانگنے میں بلند ہو رہی ہیں اور تو انہیں سن رہا ہے اور تجھ کو ایک حال دوسرے حال سے بے خبر نہیں کرتا- میری حاجت یہ ہے کہ میری تکلیف سفر اور مشقت کو برباد نہ کر- اور مجھے ان لوگوں میں نہ رکھ جو تیری رحمت سے محروم ہوئے- الٰہی! اس وقت کی میری حاضری آخری حاضری نہ ہو بلکہ جب تک زندہ رہوں بار بار حاضری کی نعمت پاؤں- میں صرف تیری رحمت کا خواستگار ہوں اور تیری رضا کا خواہش مند ہوں- میرا حشر ان لوگوں کے ساتھ ہو جو تیری جناب میں عاجزی کرتے ہیں اور تیرے حکم کی پیروی کرتے ہیں اور ترے وہ فرائض ادا کرتے ہیں جنہیں تیری کتاب قرآن مجید نے بتایا اور تیرے رسول نے ان کی بجا آوری کی تاکید فرمائی- رسول اللہ پر تیری رحمت اور سلام ہو-

منیٰ میں ۱۰ ذی الحجہ کو پہلے جمرۃ العقبہ کی رمی کریں اور ایک ایک کر کے سات کنکریاں بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر ماریں، فارغ ہوتے ہی یہ پڑھتے ہوئے واپس ہو جائیں:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ حَجًّا مَّبْرُوْراً وَّذَنْباً مَّغْفُوراً

(ترجمہ): اے اللہ! حج کو پاکیزہ فرما اور گناہوں کو معاف فرما۔

سر منڈاتے ہوئے یہ تکبیر کہتے رہیں:-

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط لَااِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ط

۱۱ اور ۱۲ ذی الحجہ کو تینوں جمرات پر کنکریاں مارتے وقت تکبیر کہیں اور یہ دعا پڑھتے جائیں:

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ رَغْمًا لِلشَّیْطٰنِ وَ رَغْبًا لِلرَّحْمٰنِ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّ سَعْیًا مَّشْکُوراً وَّ ذَنْبًا مَّغْفُوراً (۲۵۷)

۱۰ ذی الحجہ کو حلق اور غسل کے بعد سِلے ہوئے کپڑے پہن کر ممکن ہو تو قربانی کا گوشت کھا کر طواف زیارت کے لئے منیٰ سے مکہ معظمہ روانہ ہوں اور حج کا یہ دوسرا رکن ادا کریں- طواف زیارت ۱۰ ذی الحجہ کو افضل ہے ویسے ۱۲ ذی الحجہ تک بھی ادا کر سکتے ہیں- اس کے بعد بغیر عذر کیا تو گنہ گار ہو گا اور دم لازم آئے گا- عورت طہارت کے بعد ہی طواف زیارت کرے گی اس کے لئے تاریخ کی قید نہیں- طواف زیارت کے بعد ہی عورت حلال ہو گی اس سے پہلے نہیں - ۱۱، ۱۲ ذی الحجہ کو منیٰ میں ہی

گزاریں اور تینوں جمرات پر رمی کریں۔ ۱۳ ذی الحجہ کو بھی منیٰ میں گزاریں تو سنت ہے۔

حج کے دوران دوسرے درود و سلام کے علاوہ یہ درود بھی پڑھتے رہیں جو تمام درودوں کا جامع ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَ رَسُوْلِکَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِہٖ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ ذُرِّیَّتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ کَمَاصَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ فِی الْعَالَمِیْنَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۔ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِہٖ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ ذُرِّیَّتِہٖ وَ اَھْلِ بَیْتِہٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ فِی الْعَالَمِیْنَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

O

بہت سی یادگاریں باقی ہیں اور بہت سی مٹادی گئیں، محبوبوں کی نشانیاں اللہ کی نشانیاں ہیں، قرآن کریم ہم کو یہی بتاتا ہے[1] ---- ان موحدین کی شان یہ ہے کہ جیتے جی ان پر فرشتے اترتے ہیں، خوشخبری سناتے ہوئے[2] ---- ان

۱- قرآن حکیم، سورہ بقرہ، آیت نمبر ۱۵۸

۲- قرآن حکیم، سورہ فصلت، آیت نمبر ۳۰

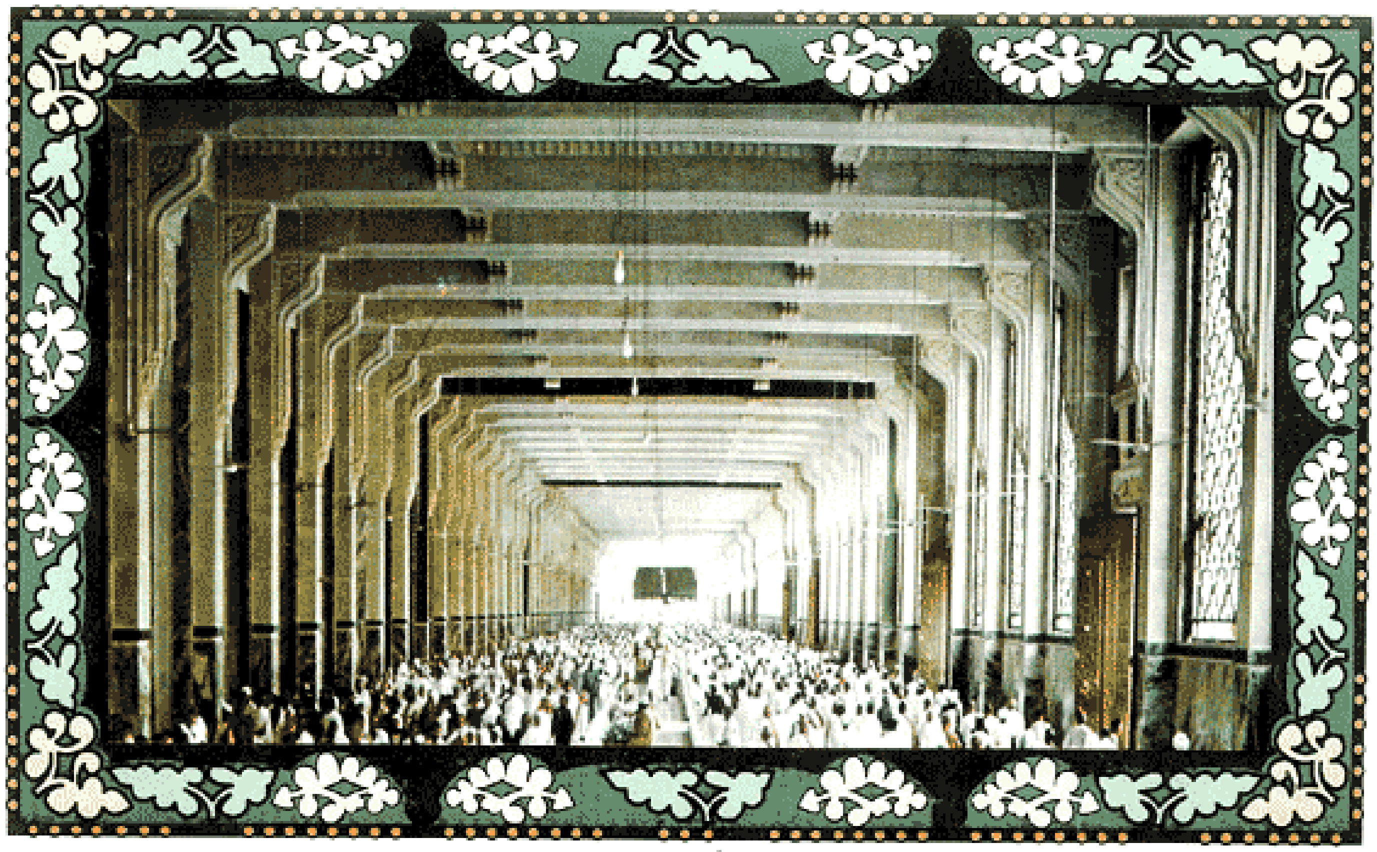

صفا و مروہ درمیانی گزرگاہ (مکہ مکرمہ)

بر زمینی که نشانِ کفِ پائے تو بود

سالها سجدهٔ صاحب‌نظران خواهد بود

کتبہ خورشید گوہر قلم، لاہور مارچ ۱۹۹۹ء ۱۴۱۹ھ

کی شان یہ ہے کہ ان کے سواری کے سموں سے مس ہونیوالی مٹی بھی آبِ حیات ہے، ہم کو اس کا ادراک ہو یا نہ ہو، بدنصیب سامری تک کو اس کا ادراک تھا، جس نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کی سواری کے ٹاپوں کے نیچے سے مٹھی بھر خاک لے کر[1] دھات کے بچھڑے میں جو ڈالی تو وہ بولنے لگا---ان سے نسبت رکھنے والی چیزوں کی حفاظت کا اشارہ تابوتِ سکینہ میں ملتا ہے، جس کا ذکر قرآنِ حکیم میں ہے---- جس میں حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہما السلام کے تبرکات تھے، جس کو فرشتے اٹھایا کرتے تھے[2]----ان کے مسکن کے قریب یادگار عمارت بنانا یا مسجد تعمیر کرنا نیک انسانوں کی فطرت ہے جس کا ذکر قرآن حکیم میں پسندیدگی کے انداز سے کیا گیا ہے[3]-----اللہ کی نشانیوں کو نقصان پہنچانا عذابِ الٰہی کو دعوت دینا ہے[4]، اس کا بھی ذکر قرآنِ حکیم میں ہے-----مال کی حفاظت کے لئے خضر علیہ السلام نے ٹوٹی ہوئی دیوار کھڑی کردی[5]، جو ایک مدت تک محفوظ رہی تو ایمان کی حفاظت کے لئے اللہ کی نشانیوں کو کیوں نہ محفوظ کیا جائے، کسی نہ کسی بہانے ان کو کیوں شہید کیا جائے؟-----دشمن، دشمن کے ملک میں فساد برپا کرتا ہے[6]، اور نشانیاں مٹاتا ہے، دوست، دوست کی نشانیوں کی حفاظت کرتا ہے، تعمیرِ نو کرتا ہے[7]-----جو بنیاد اللہ کی رضا کے لئے رکھی جائے وہ قائم رہنے ہی کے لئے ہے، اللہ کو بھلی معلوم ہوتی ہے[8]----وہ مٹانے کے لائق نہیں---ہاں جس عمارت کی بنیاد تفرقے کی لئے رکھی گئی

۱- قرآنِ حکیم، سورہ طٰہٰ، آیت نمبر ۹۶ ۲- قرآنِ حکیم، سورہ بقرہ، آیت نمبر ۲۴۸
۳- قرآنِ حکیم، سورہ کہف، آیت نمبر ۲۱ ۴- قرآنِ حکیم، سورہ شمس، آیت نمبر ۱۵
۵- قرآنِ حکیم، سوہ کہف، آیت نمبر ۷۷ ۶- قرآنِ حکیم، سورہ نمل، آیت نمبر ۳۴
۷- قرآنِ حکیم، سورہ بقرہ، آیت نمبر ۱۲۷ ۸- قرآنِ حکیم، سورہ توبہ، آیت نمبر ۱۰۹

ہو، وہ ایک نظر دیکھنے کے بھی قابل نہیں[1]، ڈھانے کے قابل ہے-----
نمرود نے بدنیتی سے کتنی بلند عمارت تعمیر کی، مگر دیکھتے ہی دیکھتے زمین پر آرہی[2]-----بیشک نیکوں کی یادگاریں مٹانا اللہ کا عمل نہیں ہاں بدوں کی یادگاریں مٹانا، مکانوں کو اجاڑنا، شہروں کو برباد کرنا اس کا عمل ضرور ہے، جس کا ذکر قرآن حکیم میں جگہ جگہ ملتا ہے (شعراء : ۱۷۲)----میں ذکر کررہا تھا کہ بہت سی عمارتیں مٹادی گئیں اور بہت سی موجود ہیں- ہاں جبلِ نور میں غارِ حرا دیکھئے، ہمت ہو تو چڑھیئے، یہاں چڑھنا بھی سنت ہے اور چڑھ کر غارِ حرا میں عبادت کرنا بھی سنت ہے- یہ نزولِ وحی کا وہ نقطۂ آغاز ہے[3]، جہاں سے سارے جہاں کو روشنی ملی، رحمت ملی، ہدایت ملی، سب کچھ ملا- جبلِ ثور چلئے، غارِ ثور دیکھیئے جس کو فرشتوں نے اپنی آغوش میں لیا تھا، جہاں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ رحمتہ للعالمین ﷺ پر اپنی جان نچھاور کررہے تھے[4]، جہاں وہ رؤف رّحیم تسلیاں دے رہے تھے اور استقامت کا وہ درس دے رہے تھے، جو رہتی دنیا تک مبلغوں اور مجاہدوں کی ہمتیں بلند کرتا رہے گا----ہاں جنۃ المعلیٰ میں حضرت خدیجۃالکبریٰ رضی اللہ عنہا کے مزارِ مبارک کی دور سے زیارت کیجئے، بس ایک نشان رہ گیا ہے اور بہت سے مزارات کے بھی بس نشان ہی نشان ہیں، جانے والا دیکھتا ہے، حیران ہوتا ہے----کچھ کہہ نہیں سکتے، جانے والے آنسو بہاکر چلے آتے ہیں----کس سے کہیں، کیا کہیں، کون سنے ؟-----بس اللہ ہی اللہ ہے----

جنۃ المعلیٰ میں حضرت خدیجۃالکبریٰ رضی اللہ عنہا کے مزار مبارک کے

۱- قرآنِ حکیم، سورہ توبہ، آیت نمبر ۳۴ ۲- قرآنِ حکیم، سورہ نمل، آیت نمبر ۲۶
۳- قرآن حکیم، سورہ علق، آیت نمبر ۱-۵ ۴- قرآن حکیم، سورہ توبہ، آیت نمبر ۴۰

علاوہ حضرت عبد المطلب، حضرت اسماء بنت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما، جنہوں نے ہجرت کی کٹھن گھڑیوں میں حضور انور ﷺ کی بڑی خدمت کی---- حضرت عبد اللہ بن زبیر، حضرت فضیل بن عیاض، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور حضور انور ﷺ کے جگر گوشے، قاسم، طاہر، طیب رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مزارات ہیں، ان کے علاوہ بہت سے صحابہ کرام، تابعین، اہل اللہ اور بزرگوں کے مزارات ہیں، عام مسلمانوں کے بھی مزارات ہیں، تدفین کا سلسلہ جاری رہتا ہے---- جنۃ المعلّٰی مکہ معظمہ کا مقدس قبرستان ہے۔

بیت اللہ شریف کے بالکل سامنے، صفا و مروہ سے ذرا آگے جبلِ ابو قبیس ہے جو مکہ مکرمہ کے پہاڑوں میں سب سے افضل ہے، یہاں سے حضور انور ﷺ نے دعوتِ اسلام دی اور یہیں شق القمر کا واقعہ پیش آیا۔ اب یہاں سعودی حکومت نے خادم الحرمین کا عظیم الشان محل تعمیر کر دیا ہے، پہاڑ سامنے سے روپوش ہو گیا ہے----- اس پہاڑ کے قریب حضور انور ﷺ کا مقدس مقام ولادت باسعادت ہے، جہاں اب کتب خانہ بنا دیا گیا ہے، یہ عظیم تاریخی مقام ہے، اس کی ضرور زیارت کریں۔

باب ملک بن عبد العزیز کے بالکل سامنے ایک فرلانگ کے فاصلے پر محلّہ مسفلہ ہے، جہاں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مکان شریف تھا، یہیں حضرت عثمان، حضرت طلحہ اور زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہم حضور انور ﷺ کے دستِ اقدس پر مشرف باسلام ہوئے اور یہیں وہ تاریخی مکان ہے، جہاں سے حضور انور ﷺ نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی معیت میں مدینہ منورہ ہجرت فرمائی-----

مسجد حرام سے جنۃ المعلیٰ جاتے ہوئے مسجد جن ہے، جہاں حضور انور ﷺ نے جنوں سے بیعت لی اور انہوں نے آپ سے قرآن حکیم سنا- اللہ اکبر! اس تلاوت کی تاثیر کا کیا عالم ہو گا؟----منیٰ میں مسجد خیف کی زیارت کیجئے جہاں ستر پیغمبروں نے نماز ادا فرمائی، جہاں حجۃ الوداع کے موقعہ پر حضور انور ﷺ نے نماز ادا فرمائی- پہلے یہ مسجد قبہ کی صورت میں تھی، اب ایک شاندار مسجد بن گئی مگر صد افسوس اس پتھر کو محفوظ نہ رکھا گیا، جس پر حضور انور ﷺ نے نماز ادا فرمائی- بہر حال وہ جگہ دروازے کے قریب ہی کہیں ہے--- مسجد خیف کے قریب غار مرسلات ہے، جو ایک پہاڑ میں واقع ہے- یہاں حضور انور ﷺ پر سورۂ مرسلات نازل ہوئی- اس غار میں حضور انور ﷺ نے سر مبارک سے ٹیک لگا کر آرام فرمایا، پتھر نرم ہو گیا اور سر مبارک کا نشان نقش ہو گیا، بعض حجاج نے اس کی زیارت کی ہے-

ان ساری تاریخی اور مقدس یادگاروں کی خاص خوبی یہ ہے کہ جانِ دو عالم، محبوب رب العالمین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وازواجہ وصحبہ وسلم کے مبارک قدموں سے سر فراز ہیں، اللہ کو اپنے پیاروں کے نشان قدم محبوب ہیں، بیت اللہ کے بالکل سامنے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے نشانِ قدم ہمیشہ ہمیشہ کے لئے محفوظ کر دیئے گئے ہیں[1]، جو عقل والوں کو اس محبت کا درس دیتے ہیں، جو محبت والوں کے دل گرماتی رہتی ہے-----

مکہ معظّمہ کا تو ذرہ ذرہ زیارت کے قابل ہے- وہ کیا وقت ہو گا جب حضور انور ﷺ تشریف فرما ہوں گے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حلقہ بنائے بیٹھے ہوں گے، کبھی اٹھتے ہوں گے، کبھی بیٹھتے ہوں گے، کبھی چلتے ہوں گے، کبھی

ا- قرآن حکیم، سورۂ بقرہ، آیت نمبر ۱۲۵

پھرتے ہوں گے ----ان اداؤں پر قربان، ہاں :

لا أقسمُ بهذا البلد وأنتَ حِلٌّ بهذا البلد ٥

(مجھے اس شہر کی قسم کہ اے محبوب تم اس شہر میں تشریف فرما ہو)

اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں کو اپنی اور اپنے حبیب کریم ﷺ کی محبت و الفت سے آباد رکھے -آمین! محبت ہو تو ان کی، الفت ہو تو ان کی-آمین

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہیں وہ جہان کی جان ہے تو جہان ہے

خوشبو سے کیا علاقہ ؟---- حضور اکرم ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک لوگ اسے دیوانہ نہ کہنے لگیں---- عمرہ اور حج دیوانگی ہی کا نام ہے---- مست ہو کر ارکان ادا کریں کہ کچھ اور ہی لطف آئے گا---- مگر یہ مستی عطائے ربانی ہے-

۳- ہاں، احرام باندھ کر دو نفل ادا کریں پھر عمرہ کے لئے یہ نیت کریں :-

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَۃَ فَیَسِّرْ ھَا لِیْ وَ تَقَبَّلْھَا مِنِّیْ

(اے اللہ! میں عمرے کا ارادہ رکھتا ہوں، میرے لئے اس کو آسان فرما اور اس کو میری طرف سے قبول فرما)

اور لبیک کہنا شروع کر دیں :-

لَبَّیْکَ، اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ، لَبَّیْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ، لَاشَرِیْکَ لَکَ--

(میں حاضر ہوں، اے اللہ! میں حاضر ہوں، (ہاں) میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں، سب تعریفیں اور ساری نعمتیں تیرے ہی لئے ہیں اور بادشاہی بھی، تیرا کوئی شریک نہیں)

نیت کرنے کے بعد سر کو نہ ڈھانکے، کھلا رکھیں---- یہ عاجزی و بندگی کا ایک انداز ہے، یہاں غرور تکبر کا شائبہ تک نہیں، سب ایک ہی رنگ میں رنگے ہوئے ہیں---- لبیک کہتے ہوئے مکہ معظمہ[۱] روانہ ہوں اور راستہ بھر

۱- قرآن حکیم میں سورہ فتح، آیت نمبر ۲۴ اور سورہ آل عمران، آیت نمبر ۹۶ میں مکہ معظمہ کا ذکر ہے اور سورۃ بلد، آیت نمبر ۱ میں تو اللہ تعالیٰ نے اس شہر مقدس کی قسم کھائی ہے کہ حضور علیہ ﷺ جو اس میں تشریف فرما ہیں-

قدرت کا زندہ معجزہ ہے ---- زم زم شریف پئیں تو یہ دعا پڑھیں :-

اللّٰھم انی اسئلک علما نافعا و رزقا واسعا و

شفاء من کل داء -

(اے اللہ! میں تجھ سے نفع بخش علم کا اور کشادہ رزق کا اور

ہر بیماری سے شفا کا سوال کرتا ہوں)

۱۰- زم زم شریف پی کر حجر اسود کو بوسہ دیں یا استلام کریں پھر صفا و مروہ کی طرف آئیں جو حرم شریف کے دالانوں سے ملے ہوئے ہیں ---- یہ ایک عظیم اور مقدس مقام ہے ---- صفا و مروہ حضرت ہاجرہ علیہا السلام کی نشانی ہے مگر اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنی نشانی قرار دیا ---- حضرت ہاجرہ علیہا السلام، حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی پیاس کو دیکھ کر مامتا سے بیتاب ہو کر بیقراری میں صفا و مروہ کے درمیان جلدی جلدی چلتی رہیں اور دوڑتی رہیں، اللہ تعالیٰ نے اس ادا کو ہمیشہ کے لئے محفوظ فرما دیا اور اس کو اپنی نشانی بنا کر فرمایا ---- صفا و مروہ تو ہماری نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے[۱] ---- اس سے اس مقام کی عظمت کا اندازہ ہوتا ہے اور یہ بھی پتا چلتا ہے کہ اللہ کے محبوب اور دوست اللہ سے جدا نہیں ہوتے، ان کی نشانیاں اللہ کی نشانیاں ہوتی ہیں، ان کی یاد اللہ کی یاد ہوتی ہے، وہ اللہ کے ہوتے ہیں اور اللہ ان کا ہوتا ہے ---- اس حقیقت کو دل میں بٹھا لینا چاہئے -

۱۱- صفا و مروہ پہلے دو نمایاں پہاڑیاں تھیں، اب صرف نشانات رہ گئے ہیں ---- صفا و مروہ کے درمیان بھی سات چکر لگانے ہوتے

۱- قرآن حکیم میں سورۂ بقرہ، آیت نمبر ۱۵۸ میں ہے کہ صفا و مروہ اللہ کی نشانیاں ہیں -

کریں پھر حرم شریف میں جاکر دو نفل ادا کریں اور دعا کریں----اس کے بعد استرے یا مشین سے پورے سر کے بال منڈوائیں یا قینچی سے پورے سر کے کم از کم ایک چوتھائی بال کتروائیں---- خواتین اپنی چوٹی کے چوتھائی بالوں سے ایک پورے کے برابر بال کتوائیں گی، مرد اس طرح نہیں کر سکتے، یہ قرآن حکیم کے خلاف ہے[1]-----ذرا سوچیں تو سہی جب ہم اللہ کی راہ میں اپنے بالوں کی قربانی نہیں دے سکتے تو پھر کس چیز کی قربانی دیں گے؟---- عمرہ تو قربانیوں ہی کا نام ہے[2]----

۱۲- زندگی میں ایک عمرہ سنت مؤکدہ ہے، عمرہ کے بہت سے فضائل ہیں--- حضور انور ﷺ نے فرمایا--- ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک گناہوں کا کفارہ ہے---اور فرمایا---رمضان میں عمرہ کرنا حج کے برابر ہے یا میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے--- سال میں ایک سے زیادہ عمرے کرسکتے ہیں--- مگر مالدار پر عمر میں ایک بار عمرہ سنت موکدہ ہے اور حج ایک مرتبہ مال دار پر فرض ہے---مال دار وہ ہے جس کے پاس اتنا مال ہو کہ سفر خرچ کے لئے بھی کافی ہو اور جتنے عرصے وہ سفر پر رہے، اہلِ خانہ کے لئے بھی کافی ہو- جنہوں نے عمرہ نہیں کیا وہ کچھ ہولتے نظر آتے ہیں اور اس فکر میں طاقت رکھتے ہوئے سال پہ سال گزارتے چلے جاتے ہیں، کم سے کم زندگی میں ایک عمرہ تو کرلینا چاہئے-جب جی چاہے عمرہ کریں سوائے پانچ دنوں کے جن کا پیچھے ذکر کیا گیا ہے---- جس کی طرف سے چاہیں عمرہ کریں، تعداد کی کوئی قید نہیں----مکہ

۱- قرآن حکیم سورۃ فتح آیت نمبر ۲۷ میں سر منڈوانے اور بال کتروانے، (یعنی حلق اور قصر) کا ذکر ہے-

۲- چند ضروری دعائیں صفحہ ۲۷----۳۸ پر لکھ دی گئی ہیں، ممکن ہو تو وہ پڑھ لیں-

شریف میں ہوں تو تنعیم جاکر احرام باندھیں، مسجد عائشہ میں نفل پڑھ کر عمرہ کی نیت کریں اور واپس حرم شریف آجائیں----اس عمل میں تقریباً ایک گھنٹہ لگتا ہے---- حرم شریف کے باب ملک بن عبدالعزیز کے سامنے کچھ دور تنعیم کے لئے بسیں چلتی ہیں----عمرہ پر جانے والے، رہنے سہنے اور کھانے پینے کی فکر نہ کریں، وہ اللہ کے مہمان ہیں، جو اللہ کا مہمان ہو اس کو کیا غم؟---- یہاں دل تنگ نہ کریں خصوصاً تبرکات کے خریدنے میں، آپ وہ مال خرچ کریں گے جو اس کریم نے دیا ہے، اپنے پاس سے کیا خرچ کریں گے؟---- جان بھی دے دیں تو کچھ نہ دیا، وہ بھی اس کی دی ہوئی ہے----سوچیں تو سہی!----مکہ معظمہ میں بہت سی زیارات ہیں جہاں بس اور ٹیکسی والے لے جاتے ہیں---- غار حرا کی زیارت کیجئے---- غار ثور کی زیارت کیجئے----دونوں کو حضور ﷺ سے قوی نسبت ہے----مکہ مکرمہ کی فضاؤں میں نسبتوں پر نظر رکھیں---- یہاں کا تو چپہ چپہ زیارت کے لائق ہے----زمین و آسمان، شجر و حجر سب زیارت کے لائق ہیں----

۱۳- عمرہ رسم نہیں، ایک حقیقت ہے، ایک عظیم حقیقت----اس کی ہر ادا عقل کی سمجھ میں نہیں آتی، عشق کے سمجھ میں آجاتی ہے۔ یہ کفن پہن کر گھر سے کیوں نکلے؟---- کہاں جا رہے ہیں؟---- کیوں جا رہے ہیں؟---- یہ حرم میں کیوں داخل ہو رہے ہیں؟---- یہ پتھر کو کیوں چوم رہے ہیں؟---- یہ خانہ کعبہ کا چکر کیوں لگا رہے ہیں؟---- یہ کس کے نقش قدم کے آگے سجدہ کر رہے ہیں؟---- یہ زم زم شریف کیوں پیئے جا رہے

ہیں ؟---- یہ صفا و مروہ کے درمیان کیوں چل رہے ہیں، کیوں دوڑ رہے ہیں ؟---- یہ سر کیوں منڈوا رہے ہیں، بال کیوں کتروا رہے ہیں ؟---- ان سب سوالوں کا جواب عقل کے پاس نہیں، عشق کے پاس ہے---- اللہ کے حکم سے اللہ کے محبوبوں نے یہ سب کچھ کیا، اور سب سے بڑھ کر ہمارے نبی کریم ﷺ نے کیا، اللہ کے حکم سے انہیں کی پیروی میں ہم سب کر رہے ہیں---- سب سوالوں کا یہی ایک جواب ہے----

عمرہ کرتے وقت نہ اللہ سے غافل ہوں اور نہ اللہ کے محبوبوں سے---- ابلیس کو اسی غفلت نے کہاں سے کہاں پہنچایا!---- اللہ کے محبوبوں کے لئے یہ سارا گلشن سجایا گیا ہے---- اللہ تو بے نیاز ہے---- جس نے اللہ کے محبوبوں کو بُھلا کر عمرہ کیا اس نے پھول تو دیکھ لیا مگر خوشبو نہ سونگھی، مشام جاں معطر نہ کیا---- تو پھر کیا کیا؟---- اللہ بار بار محبوبوں کو یاد دلا رہا ہے[1] اور ہم بار بار بھلاتے جا رہے ہیں---- غور کریں، عقل کو بیدار کریں، دل کو زندہ کریں---- یہ زندہ ہو گیا سارا سنسار زندہ ہو گیا---- عمرے کے جہاں اور مقاصد ہیں وہاں ایک مقصد یہ بھی ہے کہ اللہ اور اللہ کے محبوبوں کی محبتیں زندہ رہیں، اور نسبتیں قائم رہیں---- عمرہ محبوبوں کی اداؤں کی پیروی ہی تو ہے، یہ راز اللہ کے حکم میں چھپا ہوا ہے، اس راز کو پانے کی کوشش کریں---- اللہ تعالیٰ ہم سب کو عقل بیدار اور دل زندہ عطا فرمائے، آمین!---- یہ بڑی نعمت ہے ؎

دل مردہ دل نہیں ہے اسے زندہ کر دوبارہ
کہ یہی ہے امتوں کے مرض کہن کا چارہ

۱- قرآن حکیم، سورہ فاطر، آیت نمبر ۶ سورۃ توبہ آیت نمبر ۱۱۹، سورہ نحل آیت نمبر ۴۲

پک کر گرنے لگیں[1]---ان کے رب کریم ان کو سیر کراتے ہیں، اپنی نشانیاں دکھاتے ہیں[2]---ان کے اجداد کرام اور ان کے شہر مقدس کی رب کریم قسم کھاتے ہیں[3]---انہیں کے صدقے سارے عالم کو رحمتیں ملتی ہیں[4]---ان کا رب بھی نعمتیں دیتا ہے وہ بھی نعمتیں دیتے ہیں[5]---قرآن حکیم ہم کو بتاتا ہے کہ وہ عام بندوں سے بہت بلند و بالا ہیں---بے شک ساری تعریفیں اللہ کے لئے ہیں[6]---مگر اس کی چاہت اس میں ہے کہ اس کے محبوب بندوں کو چاہا جائے، ان کے نقش قدم پر چلا جائے[7]---ان کے آثار و نشانیوں کی عزت کی جائے[8]---ذرا غور تو کریں کہ اللہ نے اپنے محبوب بندوں کی نشانیوں کو محبوب بنالیا، ان کے خاص آثار کے چکر لگانے کی اجازت دی[9]---ان کی اداؤں کو عبادت بنادیا---یہ قیام، یہ رکوع و سجود، یہ قعود و سلام---یہ طواف کعبہ، یہ سعی صفاو مروہ، یہ---عرفات و مزدلفہ، یہ رمی جمار---یہ سب کیا ہیں، یہ محبوبوں کی ادائیں ہیں مگر ہمارے لئے عبادت ہیں---سمجھ سمجھ کر عبادت کریں تو مزہ ہی کچھ اور ہے۔

تو سب سے پہلے یہ بات دل میں بٹھا لینی چاہئے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے محبوب ہیں، اللہ سے اور اللہ کے محبوب سے ایسی محبت کریں کہ ایسی محبت نہ والدین سے ہو، نہ بیٹوں سے ہو، نہ بھائیوں سے ہو، نہ بیویوں سے ہو، نہ رشتہ داروں سے ہو، نہ جمع پونجی سے ہو، نہ تجارت سے ہو، نہ محلوں، نہ کاروں سے ہو[10]---یہ قرآن حکیم فرمارہا ہے---حضور

۱- قرآنِ حکیم، مریم-۲۴، ۲۵ ۲- قرآنِ حکیم، اسراء-۱
۳- قرآن حکیم، بلد-۱-۳ ۴- قرآن حکیم، سورہ انبیاء ۱۰۷، انفال-۳۳
۵- قرآن حکیم، احزاب-۳۷ ۶- قرآن حکیم، فاتحہ-۱
۷- قرآن حکیم، فاتحہ-۵ ۸- قرآن حکیم، حج-۳۲
۹- قرآن حکیم، بقرہ-۱۵۸ ۱۰- قرآن حکیم، توبہ-۲۴

انور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت مدارِ ایمان ہے، آپ کی اطاعت بہارِ ایمان ہے---- اللہ کی سلطنت میں آپ کا حکم نافذ ہے[1]---- جو انکار کرے مسلمان نہ رہے[2]---- آپ کی شان بہت عالی ہے----

O

اللہ تعالیٰ ارشاد فرمارہا ہے :-

اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب! تمہارے حضور حاضر ہوں، پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں[3]۔

ہم میں کون ہے جو گنہ گار نہیں؟---- ہم سب نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے تو پھر ان کے حضور حاضر ہونا ہی ہے، جس کے حضور حاضر ہونے والا نامراد ہو ہی نہیں سکتا--وہ خود بلارہے ہیں، وہ ہر آنے والے کو خوشخبریاں سنارہے ہیں، شفاعت کی خوشخبری[4]، زیارت کی خوشخبری[5]------اور جب وہ[6] بلائیں تو کیوں نہ ہم سر کے بل جائیں؟ خود دعا قبول کرنے والا ان سے فرمارہا ہے کہ محبت والوں کے لئے دعا کیا کرو، تمہاری دعائیں ان کے دل کا چین ہیں[7]----

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے عبادت کی نیت سے تین مساجد کے لئے

۱- قرآن حکیم، حشر-۷؛ نساء-۸۰؛ آل عمران-۳۱

۲- قرآن حکیم، نساء-۶۵ ۳- قرآن حکیم، نساء-۶۴

۴-۵ عبداللہ بن محمد بن عبدالملک مرجانی (م-۷۶۹ھ): بہجۃ النفوس والاسرار فی تاریخ دار الہجرۃ النبی المختار، مکۃ المکرمہ، ۱۴۱۸ھ/۱۹۹۸ء، ص ۳۷۸

۶- قرآن حکیم، انفال-۲۴ ۷- قرآن حکیم، توبہ-۱۰۳

تمہارا قبلہ کعبہ ہے اور یہ تو تمہارے جسم کا قبلہ ہے، تمہاری روح کا قبلہ میں ہوں اور میرا قبلہ تم ہو۔

آیۂ کریمہ اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ [1] اس قول پر شاہد ہے جو حدیث قدسی معلوم ہوتا ہے:

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَاتَشُدُّوالرِّحَالَ اِلَّاالِثَلٰثَۃِ مَسَاجِدَ، مَسْجِدِیْ ھٰذَا وَ مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَ مَسْجِدِ الْاَقْصٰی [2]۔

ایک اور حدیث شریف میں ثلاثہ مساجد کے بعد یہ الفاظ بھی آئے ہیں۔

مَسْجِدِاِبْرَاھِیْم وَ مَسْجِدِ مُحَمَّدٌ (صلی اللہ علیہ وسلم) وَ مَسْجِدِ اِیْلِیَاء [3]----

ان الفاظ سے نسبتوں کی بہاروں کا اندازہ ہوتا ہے جس نے ان مسجدوں کو دوسری مساجد سے بلند اور بہت بلند کر دیا---- حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں خاتم النبیین ہوں اور میری مسجد خاتم المساجد ہے [4]---- یعنی نبیوں کی بنائی ہوئی مساجد میں آخری مسجد، اس مسجد شریف کی ایک اور خوبی یہ ہے کہ اس میں ریاض الجنۃ ہے، حضور انور ﷺ نے فرمایا: "مَابَیْنَ بَیْتِیْ وَ مِنْبَرِیْ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِّیَاضِ الْجَنَّۃِ" [5]---- سبحان اللہ! جنت کی کیاری یعنی وہ خطہ زمین جو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے مکان شریف اور منبر شریف کے درمیان ہے، جس زمین پر تقریباً اٹھارہ ہزار بار حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا آنا جانا رہا اور اس مسجد

۱۔ قرآن حکیم، احزاب-۵۶

۲- بخاری شریف و مسلم شریف، ص ۵۱۱-۵۱۲ بحوالہ فضائل المدینہ، ج ۲، ص ۲۴

۳-اخبار مکہ، ج ۲، ص ۱۴۱ بحوالہ فضائل المدینہ، ج ۴، ص ۲۴۲

۴- کشف الاستار، ج ۴، ص ۵۶، بحوالہ فضائل المدینہ، ج ۲، ص ۲و۵ ۲۴

۵- بخاری شریف و مسلم شریف، ص ۵۰۰-۵۰۱ بحوالہ فضائل المدینہ ج ۲، ص ۲۶

تمہارا قبلہ کعبہ ہے اور یہ تو تمہارے جسم کا قبلہ ہے، تمہاری روح کا قبلہ میں ہوں اور میرا قبلہ تم ہو۔

آیۃ کریمہ اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ[1] اس قول پر شاہد ہے جو حدیث قدسی معلوم ہوتا ہے:

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا تَشُدُّوا الرِّحَالَ اِلَّا لِثَلٰثَۃِ مَسَاجِدَ، مَسْجِدِیْ ھٰذَا وَ مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَ مَسْجِدِ الْاَقْصٰی[2]۔

ایک اور حدیث شریف میں لثلاثۃ مساجد کے بعد یہ الفاظ بھی آئے ہیں۔

مَسْجِدِ اِبْرَاھِیْم وَ مَسْجِدِ مُحَمَّدٌ (صلی اللہ علیہ وسلم) وَ مَسْجِدِ اِیْلِیَاء[3]----

ان الفاظ سے نسبتوں کی بہاروں کا اندازہ ہوتا ہے جس نے ان مسجدوں کو دوسری مساجد سے بلند اور بہت بلند کر دیا---- حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں خاتم النبیین ہوں اور میری مسجد خاتم المساجد ہے[4]---- یعنی نبیوں کی بنائی ہوئی مساجد میں آخری مسجد، اس مسجد شریف کی ایک اور خوبی یہ ہے کہ اس میں ریاض الجنۃ ہے، حضور انور ﷺ نے فرمایا: "مَا بَیْنَ بَیْتِیْ وَ مِنْبَرِیْ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِّیَاضِ الْجَنَّۃِ"[5]---- سبحان اللہ! جنت کی کیاری یعنی وہ خطہ زمین جو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے مکان شریف اور منبر شریف کے درمیان ہے، جس زمین پر تقریباً اٹھارہ ہزار بار حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا آنا جانا رہا اور اس مسجد

۱- قرآن حکیم، احزاب-۵۶

۲- بخاری شریف و مسلم شریف، ص ۵۱۱-۵۱۲ بحوالہ فضائل المدینہ، ج ۲، ص ۲۴

۳- اخبار مکہ، ج ۲، ص ۱۴۱ بحوالہ فضائل المدینہ، ج ۴، ص ۲۴۶

۴- کشف الاستار، ج ۴، ص ۵۶، بحوالہ فضائل المدینہ، ج ۲، ص ۲۵ و ۲۴

۵- بخاری شریف و مسلم شریف، ص ۵۰۰-۵۰۱ بحوالہ فضائل المدینہ ج ۲، ص ۲۶

قدیم شہر مدینہ منورہ

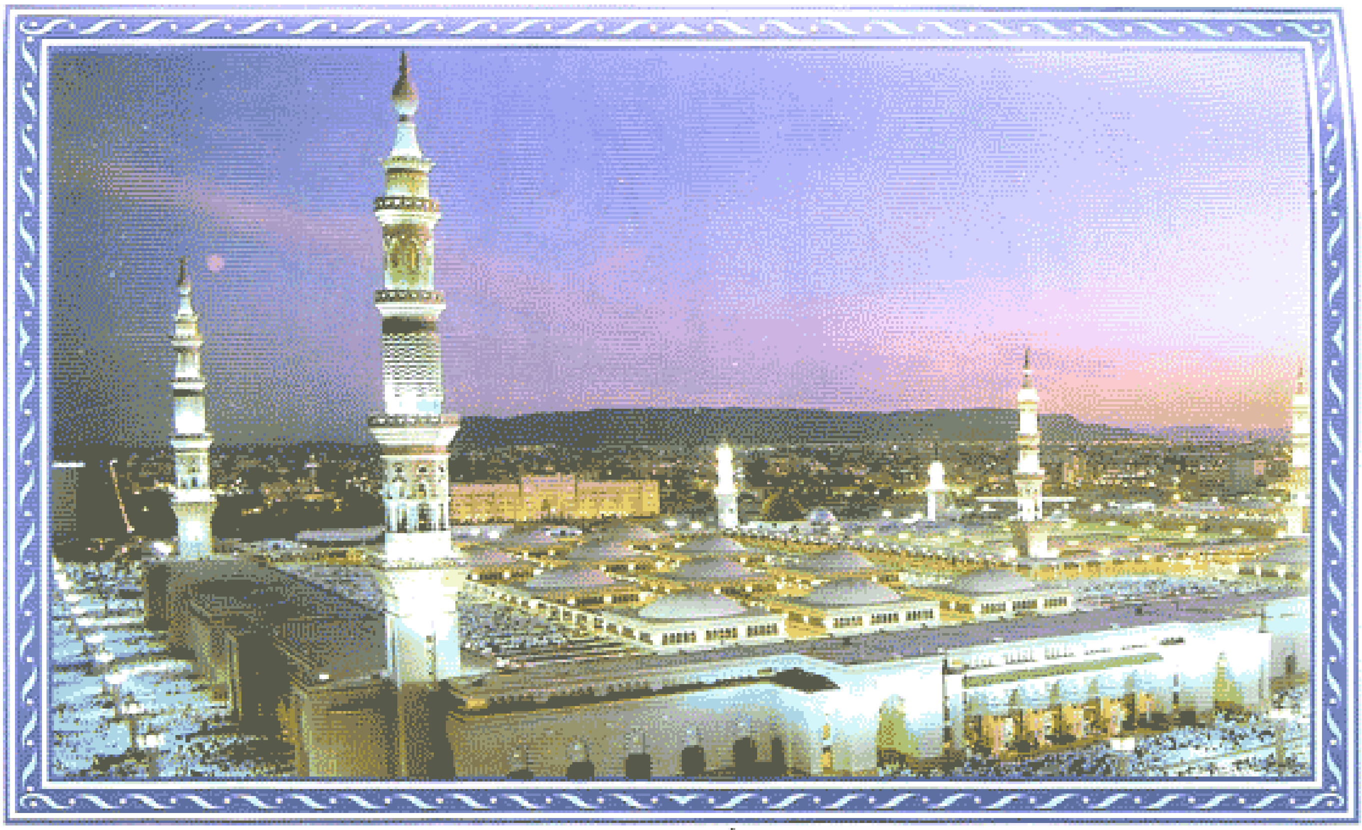

مسجد نبوی شریف مدینہ منورہ

صلى الله عليه وسلم

بحضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم

بَلَغَ العُلیٰ بِکَمالِہٖ

کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمالِہٖ

حَسُنَت جَمیعُ خِصالِہٖ

صَلُّوا عَلَیہِ وَآلِہٖ

علیہ الصلوٰۃ والسلام

کلامِ شیخ سعدی

کتبہ گوہر قلم

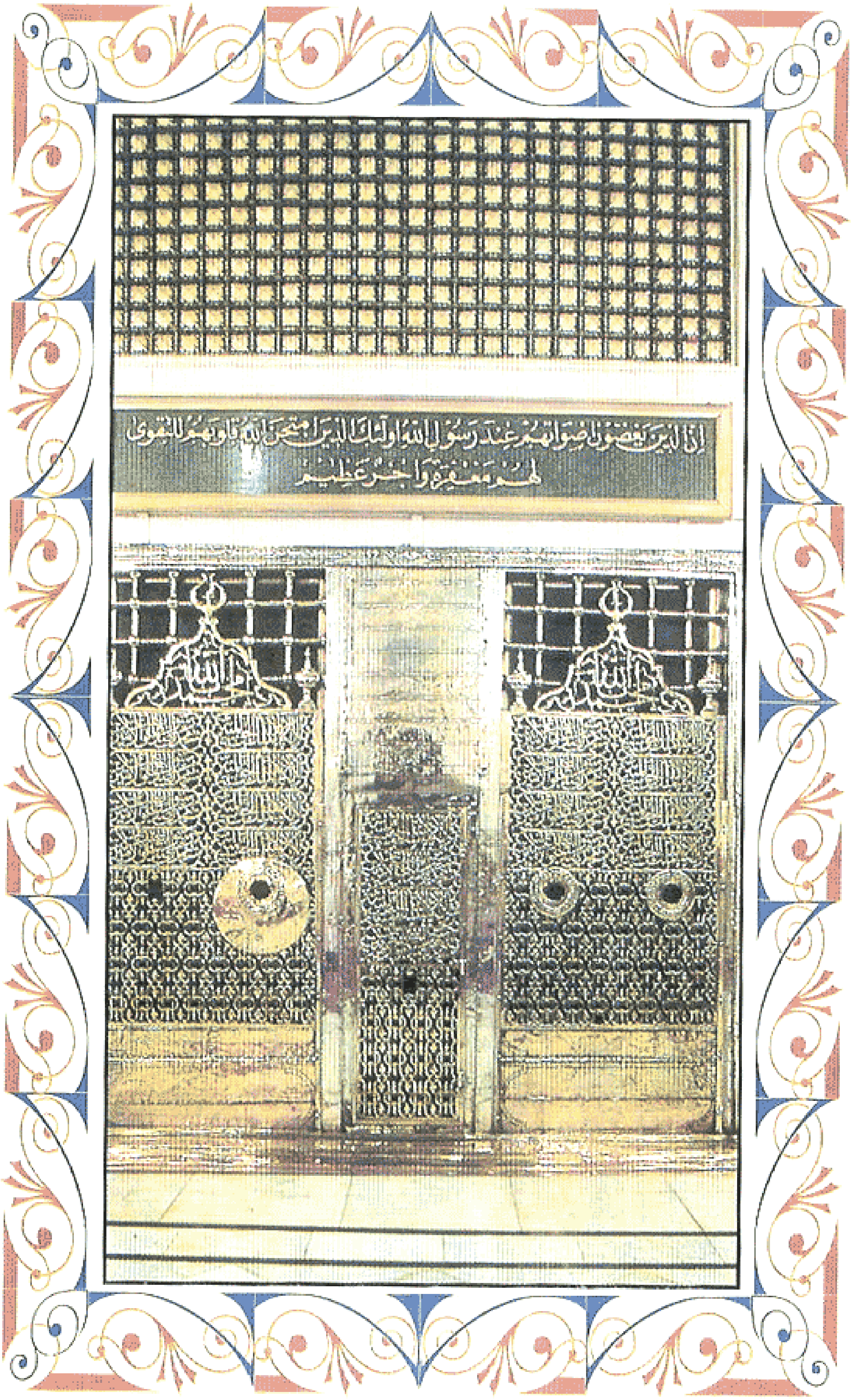

مواجہ شریف حضور انور ﷺ مسجد نبوی شریف مدینہ منورہ

محراب رسول کریم ﷺ مسجد نبوی شریف مدینہ منورہ

الله نور السموات والأرض

میں آپ کی آخری آرام گاہ بھی ہے جو عرش سے بھی بلند ہے-اس لئے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری مسجد میں ایک نماز کا ثواب ایک ہزار نمازوں کے برابر ہے، سوائے مسجد حرام کے[1]----صحابہ کرام نے قرآن کریم سے نسبت کا یہی راز پاکر[2] غزوۂ تبوک سے واپسی پر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر خیمہ گاہ کی جگہ مسجدیں بنادیں[3]-

بر زمینے کہ نشان کف پائے تو بود
سالہا سجدہ گہ اہل نظر خواہد بود

مسجد نبوی شریف گنبدوں، میناروں، محرابوں، دالانوں کا نام نہیں، اس پاک زمین کا نام ہے جہاں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے سجدے کئے، محفلیں اور مجلسیں سجائیں---- تکریم و تعظیم کے سارے راز قرآن حکیم سے معلوم ہوجاتے ہیں مگر ہم تفصیل چاہتے ہیں، عاشق کے لئے تو اشارہ کافی ہے---- جس کے لئے اشارہ کافی نہ ہو وہ نہ عاشق ہے اور نہ عاقل---- ہم مکان کو نسبتوں سے الگ کر کے دیکھنے کے عادی ہوگئے حالانکہ مکان کی قدر و قیمت نسبتوں ہی سے بڑھتی ہے ورنہ ہر مکان خواہ چھوٹا ہو یا بڑا، برابر ہے---- ہم جسم سے روح کو الگ کر کے پہچاننا چاہتے ہیں، جسم بے جان کو پہچاننا نہ پہچاننا ایک ہے-----مسجدِ نبوی شریف کی ساری بہاریں حضور انور ﷺ کے وجودِ مسعود سے ہیں، وہی جانِ ایماں ہیں، وہی جان جاناں ہیں، وہی جانِ جاں ہیں، وہی جان جہاں ہیں صلی اللہ علیہ وآلہ ازواجہ وصحبہ وسلم-

ع جان ہیں وہ جہان کی، جان ہے تو جہان ہے

۱- ڈاکٹر خلیل ابراہیم ملاخاطر : فضائل المدینہ، ج ۲، ج ۴، ص ۲۴۵

۲- قرآن حکیم، آل عمران- ۹۷

۳- عبدالحق محدث دہلوی : مدارج النبوۃ (اردو)، ج ۲، ص ۵۹۵

O

صدیوں سے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں حاضری کا سلسلہ جاری ہے-اب تو ہم آرام سے سفر کر لیتے ہیں، پہلے سفر کتنی مصیبتوں سے اور صعوبتوں سے ہوتا تھا، ہم اس تکلیف کا تصور بھی نہیں کر سکتے، مگر جن کے سینوں میں محبت کا چراغ روشن تھا ان کی لو لگی ہوئی تھی، وہ وہاں جائے بغیر رہتے ہی نہ تھے----ان کے شوق کا عالم دیکھنا ہو تو اس ضعیفہ خاتون کی جاں نثاری کا حال سنیئے جس کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف سے چادر ہٹا کر زیارت کرائی-

ضعیفہ روتی رہی روتی رہی اور روتے روتے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں جان دے دی-

فَبَکَتْ حَتّٰی مَاتَتْ[1]

(روتی رہی یہاں تک کہ جان دے دی)

آستاں پہ ترے سر ہو اجل آئی ہو
پھر تو اے جان جہاں تو بھی تماشائی ہو

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے پردہ فرمانے کے بعد ایک اعرابی آیا، لرزتا کانپتا، قبر شریف پر پچھاڑیں کھانے لگا سر پر خاک ڈالنے لگا اور رو رو کر بخشش کی دعائیں مانگنے لگا تو قبر شریف سے آواز آئی----

ہاں ہاں تجھے بخش دیا گیا[2]

۱- محمد بن اسحٰق خوارزمی (م-۸۲۷ھ / ۱۴۲۳ء) آثار الترغیب والتشویق الی المساجد الثلاثۃ والبیت العتیق، مکۃ المکرمہ، الجزء الثانی، ص ۳۴۳

۲- موفق الدین وشمس الدین: المغنی والشرح الکبیر علی متن المقنع فی الفقہ الامام احمد بن حنبل، بیروت، ۱۴۰۴ھ/۱۹۸۴ء، ص ۲۰۰-۲۰۱

قرآن کریم میں آنسوؤں کا ذکر ہے[1]- یہ اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت اور رحمت ہیں، جس کے دل میں محبت نہیں وہ پتھر سے بھی زیادہ سخت ہے کہ پتھر سے تو چشمے ابل پڑتے ہیں[2]- جو یہاں آنسو نہیں بہاتے ان کو جہنم میں وہ کچھ پینے کو ملے گا کہ کلیجہ منہ کو آجائے گا[3]- جو آنسو بہاتے ہیں وہ جنت میں دودھ و شہد کی نہروں سے جام پہ جام پئیں گے[4]----انشاء اللہ تعالیٰ

جب سارے عالم میں اسلام کا ڈنکا بج رہا تھا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زائرین جوق در جوق چلے آرہے تھے، وہ دیوانے تو نہ تھے، نہیں نہیں وہ دیوانہ تھے، حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تم میں کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ
لوگ اسے دیوانہ نہ کہنے لگیں[5]-

غالباً اس حدیث کی ترجمانی کرتے ہوئے اقبال نے کہا تھاع

حیات کیا ہے؟---- خیال و نظر کی مجذوبی،

جب وہ یہ فرمائیں، "جس نے میری قبر کی زیارت نہ کی مجھ سے جفا کی[6]--- اور جب وہ بلائیں تو پھر کیوں نہ جائیں--- محبت کی آگ، سارے وسوسوں کو جلا کر خاکستر کر دیتی ہے----- یہاں عقل کا گزر نہیں، اور جہاں عقل کا گزر نہیں وہاں وسوسے آہی نہیں سکتے--- اسلام رسم کا نام نہیں، زندگی کا نام ہے اور زندگی دل سے عبارت ہے--- حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے شام سے حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ کو خواب میں یاد فرمایا، اسی وقت چل پڑے، حاضر

۱- قرآن حکیم، مائدہ- ۸۳؛ توبہ- ۹۷ ۲- قرآن حکیم، بقرہ- ۷۴

۳- قرآن حکیم، واقعہ- ۵۴-۵۵ ۴- قرآن حکیم، محمد- ۱۵

۵- مکتوبات امام ربانی، امرتسر، ۱۳۳۴ھ

۶- تقی الدین سبکی: شفاء بحوالہ ابن عساکر، ص ۵۶

ادارہ مسعودیہ کراچی

Idara-e-Mas'udia, Karachi

اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ